تفسیر المیزان۔ عصر حاضر کی ایک جدید فلسفیانہ تفسیر

Tafsīr-ul-Mīzan **a Modern Philosophical** ***Tafsīr***

محمد بلال *

ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن **

Abstract

Tafsīr-ul-Mīzan is by Shia cleric *Allama Muhammad Hussain al-Tabatabai* (1903-1981), a moderate thinker associated with the contemporary Shia school of thought.

Tafsīr has a special significance among Shia and Sunni scholars due to its scholarly demands. And every just researcher and scholar can benefit from this collection of guidance.

Tafsīr-ul-Mīzan discusses all the topics that are common among contemporary scholars and researchers. These topics are discussed in detail in *Tafsīr-ul-Mīzan*, such as freedom, social relations, and women's social responsibilities. And rights, issues related to governance in human society, philosophical views on human birth, and imitative aspects of social customs and traditions have been discussed in a very scholarly manner.

In this short article, I have highlighted the author, *Tafsīr-ul-Mīzan* and its features, and in particular his philosophical discussions. So that it can be beneficial for researchers, teachers, students and the general public.

Key Words: *Tafsīr-ul-Mīzan*, *Tabatabai*, characteristics, methodological

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر اور اس کی مقدس آیات کے معانی کی وضاحت و تشریح غیر معمولی اہمیت کا حامل امر ہے اور صحیح معنے میں یہ کام انہی ہستیوں کو زیبا ہے جو اس عظیم کتاب ہدایت کے اسرار و رموز سے آشنا ہیں ورنہ ان

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۔

کے علاوہ جو شخص خواہ وہ علم و دانش کے بلند ترین مقام پر فائز کیوں نہ ہو اس کی کاوشیں قرآن مجید کی بلند پایہ حقیقتوں کے مکمل ادراک میں نتیجہ بخش ثابت نہیں ہو سکتیں۔ 1

قرآن مجید کے عظیم معانی کو الفاظ کے پردوں سے نکال کر لوح فکر پر ثبت کرنے کا دوسرا نام تفسیر ہے بلکہ اس سے واضح لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ آیات کے الفاظ کو معانی کی دلیلیں قرار دے کر ان کے جملہ پہلوؤں کی بابت فکری توانائیاں صرف کرتے ہوئے قرآنی حقائق کو سمجھنے کی کوشش کا نام تفسیر ہے۔ اس طرح کی بحث و تحقیق جسے "تفسیر" کہا جاتا ہے اگر اس کے تاریخی پس منظر پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکا اصل آغاز نزول قرآن ہی کے زمانہ سے ہو چکا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں خدائے قدوس کے ارشاد گرامی سے ظاہر ہوتا ہے جس میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔۔۔۔۔" 2

(جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے اور تمہارا تزکیہء نفس کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے)

اس آیت مبارکہ میں "کتاب کی تعلیم" سے مراد قرآنی آیات کے معانی وضاحت سے مربوط مطالب کا بیان و تشریح ہے جسے "تفسیر" کہا جاتا ہے۔

عصر حاضر کے شیعہ مکتبہ فکر سے وابستہ بہت سارے علماء نے قرآن کی تفاسیر لکھی ہیں تاہم تفسیر المیزان نسل نو کی جدید ذہنیت اور شبہات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے جو ایک خاص ماحول کی وجہ سے سوچ و فکر کے اپنے زاویے رکھتی ہے۔

آیت اللہ مطہری تفسیر کے متعلق اظہار خیال یوں کرتے ہیں کہ تفسیر المیزان قرآن کی تفاسیر میں سے بہترین تفسیر ہے۔ مخصوص جوانب کے لحاظ سے صدر اسلام سے لے کر آج تک لکھی جانے والی سنی اور شیعہ تفسیروں میں سے بہترین تفسیر ہے۔

علامہ سید محمد حسین طباطبائی (1903-1981) کا شمار دنیائے اسلام کے ان بلند پایہ مفکرین و محققین میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے علمی مقام و مرتبہ کا اظہار گوناگوں علوم میں مہارت حاصل کرنے کے بعد منفرد انداز میں کیا۔

علامہ طباطبائی 2 ذی الحجہ 1321 کو تبریز (ایران) میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علمی حوالہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے اور آپ اس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جس کے علماء و دانشور اپنی علمی رفعتوں کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں آپ کے خاندان میں چودہ پشتوں سے جید علماء و مفکرین کا موجود ہونا علمی تاریخ کا درخشندہ باب سمجھا جاتا ہے۔ علامہ طباطبائی نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر تبریز میں حاصل کی اور 23 سال کی عمر میں نجف اشرف روانہ ہو گئے' دس سال تک وہاں علم و معرفت کی تحصیل میں مصروف رہے' حوزہ علمیہ نجف اشرف سے علمی مراحل کی تکمیل کے بعد واپس تبریز تشریف لے آئے اور گیارہ برس تک تبریز

میں علوم دینیہ کی تدریس اور لوگوں کو قرآنی حقائق کی تعلیم دینے میں مصروف رہے، پھر ایران کے مذہبی شہر قم المقدس میں تشریف لے گئے اور وہاں ہزاروں تشنگان علوم الٰہیہ کو سیراب کرتے رہے۔ علامہ طباطبائی نے دیگر علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ علم فلسفہ کو غیر معمولی اہمیت دی اور اس کی تدریس کے لیے وسیع لائحہ عمل مرتب کیا۔3

آپ مصنفِ کتب کثیرہ ہیں اور علوم اسلامیہ کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ کی تصانیف نہ ہوں۔ ذیل میں آپ کی تصانیف کی فہرست دی جارہی ہے۔

1۔ اصول الفلسفہ فی خمسۃ اجزاء۔
2۔ بدایۃ الحکمۃ۔
3۔ القرآن فی الاسلام۔
4۔ نھایۃ الحکمۃ۔
5۔ تعلیقات علی الاسفار لصدر المتالھین الشیرازی۔
6۔ الاسلام واحتیاجات العصر۔
7۔ علی والفلسفہ الالھیۃ۔
8۔ محادثات مع الاستاذ ھنری کربان۔
9۔ تعلیقات علی اصول الکافی۔
10۔ تعلیقات علیٰ کفایۃ الاصول۔
11۔ الاسماء والصفات۔
12۔ الاعتبار (عربی)
13۔ اعجاز (عربی)
14۔ الافعال (عربی)
15۔ الانسان بعد الدنیا (عربی)۔
16۔ الانسان فی الدنیا (عربی)
17۔ الانسان قبل الدنیا (عربی)۔
18۔ البرہان (عربی)
19۔ التحلیل (عربی)۔
20۔ الترکیب (عربی)
21۔ الذات (عربی)۔
22۔ القوۃ الفعل (عربی)
23۔ المشتقات (عربی)۔
24۔ المغالطہ (عربی)
25۔ النبوات والمنامات (عربی)
26۔ حکومت اسلامی (فارسی)
27۔ وحی (فارسی)
28۔ الوسائط (عربی)
29 الولایۃ (عربی)۔
30۔ قرآن در اسلام (فارسی)
31۔ زن در اسلام (فارسی)
32۔ معنویت تشیع (فارسی)
33۔ درسیائے از اسلام (فارسی)
34۔ رہنمائے قرآن (فارسی)
35۔ المیزان فی تفسیر القرآن (عربی) 20 جلدیں۔4

علامہ الطباطبائی کے نزدیک تفسیر قرآن کے لیے درج ذیل دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کیا جائے

(1)۔ اپنی فکر و نظر کو بنیاد قرار دے کر بحث کریں' اور وہ یوں کہ جس مسئلہ کو کسی آیت میں ذکر کیا گیا ہے سب سے پہلے علمی و فلسفیانہ بحث کر کے اس کی اصل حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جب اس کا معنی و مفہوم سمجھ میں آجائے تو آیت کو اس پر محمول کریں اور یہ کہیں کہ آیت بھی اس کا مطلب وہی بیان کرتی ہے (جو ہم نے سمجھا ہے)' یہ طریقہ اگرچہ فکر و نظر اور علمی بحث و تحقیق کے حوالہ سے نہایت پسندیدہ ہے لیکن قرآن اس سے ہرگز اتفاق نہیں کرتا جیسا کہ آپ سابقہ مطالب سے سمجھ چکے ہیں کہ قرآن مجید میں اس طرح کے طریقہ تفسیر کی تائید نہیں ہوئی۔

(2) قرآن کی تفسیر قرآن کے ذریعے کریں' اور وہ اس طرح کہ کسی آیت کے معنی کو سمجھنے کے لیے اس جیسی دوسری آیت میں غور و فکر کرنے اور تفکر و تدبر کے اس طریقہ وروش کو اپنائیں جو خود قرآن مجید میں مورد توجہ قرار دیا گیا ہے اور آیات کے مصادیق کی تشخیص اور ان کی صحیح پہچان کے لیے انہی خصوصیات کو معیار قرار دیں جو آیات قرآنیہ نے بتائی ہیں۔5

جیسا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا: (آیات ملاحظہ ہوں)

۔۔۔۔۔۔"6 وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ "

(ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی جو ہر چیز کا واضح بیان ہے) اس آیت مبارکہ میں قرآن کو ہر چیز کا واضح۔ یا ہر چیز کو واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب۔ کہا گیا ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود تو ہر چیز بیان کرنے والا ہو لیکن خود اپنی وضاحت نہ کر سکے' ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

"هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۔۔۔۔۔"7

(وہ لوگوں کے لیے ہادی ور ہنما ہے اور ہدایت کی واضح نشانیاں اور حق و باطل کے درمیان فرق کو واضح کرنے والا ہے)

تفسیر المیزان عصر حاضر کے شیعہ مکتبہ فکر سے وابستہ معتدل فکر کے حامل، قدیم و جدید علوم پر گہری نظر رکھنے والے شیعہ عالم دین علامہ محمد حسین الطباطبائی کی ہے۔ علامہ حسین الطباطبائی ایران کے شہر تبریز میں پیدا ہوئے۔ علامہ الطباطبائی چودھویں ہجری کے بڑے مفسر، فلسفی، متکلم، اصولی، فقیہ، عارف، اسلام شناس، فکری اور مذہبی لحاظ سے ایران کے بااثر علماء میں شمار ہو تے ہیں۔8

عصر حاضر کے شیعہ مکتبہ فکر سے وابستہ بہت سارے علماء نے قرآن کی تفاسیر لکھی ہیں تاہم تفسیر المیزان نسل نو کی جدید ذہنیت اور شبھات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے جو ایک خاص ماحول کی وجہ سے سوچ و فکر کے اپنے ہی زاویے رکھتی ہے۔

علمی مطالب، دقت اور عمق کی وجہ سے شیعہ و سنی علماء کے درمیان مخصوص اہمیت کی حامل تفسیر ہے۔ قرآن کی تحقیق اور قرآن میں اسے معتبر منبع مانا جاتا ہے۔ بہت ہی مختصر مدت میں اس تفسیر کے متعلق دسیوں کتابیں، سینکڑوں مقالے، ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری کیلئے تھیسس کافی تعداد میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعجاز قرآن، قصص انبیاء روح و نفس، استجابت دعاء توحید، توبہ،

رزق، برکت، جہاد اور احباط جیسے عمیق عناوین کی تحقیق اس کے اہم ترین موضوعات میں سے ہیں کہ جن کی تحقیق کرتے ہوئے ان سے متعلق آیات کے ذریعے مطالب بیان کئے گئے ہیں۔اس تفسیر کی مقبولیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے اتنی کم مدت میں فارسی، انگلش، اردو، ترکی اور اسپین کی زبانوں میں اسے ترجمہ کیا جاچکا ہے۔

علامہ الطباطبائی نے 1374 ہجری قمری (1954ء) میں تفسیر المیزان لکھنا شروع کی اور 1392 ہجری قمری 1972ء میں 20 جلدوں میں مکمل کیا۔ یہ پوری تفسیر عربی زبان میں ہے لیکن دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ ہوا ہے۔ سید باقر موسوی ہمدانی نے اس کا فارسی میں دو طرح سے ترجمہ کیا ہے ابتداء میں 40 جلدوں میں اور اس کے بعد 20 جلدوں میں ترجمہ کیا ہے ۔اسی طرح آیت اللہ حسن رضا غدیری نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ 20 جلدوں میں کیا جس کی کچھ جلدیں شائع ہوئی ہیں جس کو الغدیر اکیڈمی پاکستان نے شائع کیا ہے۔9

خصوصیات تفسیر المیزان

"المیزان" میں نظریاتی تعصّبات کی زنجیروں کو جس ٹھوس علمی انداز میں توڑا گیا ہے اس سے بحث و تحقیق اور قرآنی معارف سے آگاہی حاصل کرنے میں بہت مدد ملتی ہے اور ہر انصاف پسند محقق و دانشور اس مجموعہ ءہدایت سے استفادہ کر سکتا ہے اس کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) "المیزان" میں قرآنی طریقہ تفسیر کی روشنی میں "روایات پر ایک نظر" کے عنوان سے اعتقادی پہلوؤں پر مشتمل احادیث روایات باتبصرہ وبلاتبصرہ دونوں صورتوں میں ذکر کی گئی ہیں تاکہ کسی نظریہ پر اعتقاد رکھنے والوں اور اس کا انکار کرنے والوں کو قرآنی معانی ومفاھیم سے بھرپور آزادیءفکر کے سایہ میں اعتقادی اصولوں کے تعین میں مدد مل سکے۔10

آیات مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں:

"وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى۔۔۔۔"11

روایات پر ایک نظر

نماز خوف کے حکم کا تاریخی حوالہ:

تفسیر قمی میں مذکور ہے کہ نماز خوف کے حکم پر مشتمل آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول خدا ﷺ حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ مکہ مکرمہ پہنچیں۔ جب قریش کو حضور ﷺ کی روانگی کی اطلاح ہوئی تو انہوں نے خالد بن ولید کو دوسو سپاہیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا راستہ روکنے کے لئے بھیج دیا، چنانچہ وہ پہاڑوں پر چڑھ کر پیغمبر اسلام ﷺ کے مقابلے میں آجاتا تھا ، یہاں تک کہ راستہ میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو بلال نے اذان دی اور رسول خدا نے اپنے ساتھیوں کے ہمرہ نماز ادا کی، اس

وقت خالد بن ولید نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اگر ہم اسی حالت میں ان پر حملہ کر دیں جبکہ وہ نماز میں مصروف ہوں تو ان پر قابو پالیں گے کیونکہ وہ نماز کو نہیں توڑتے، لیکن اب ان کی دوسری نماز ہونے والی ہے اور وہ اپنی آنکھوں کے نور سے کہیں زیادہ نماز کو دوست رکھتے ہیں جب وہ نماز شروع کریں گے تو ہم ان پر دھاوا بول دیں گے، اس وقت جبرائیل رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور نماز خوف کا حکم پہنچایا، اسی کا ذکر مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں ہے۔ 12۔

مجمع البیان کی دو روایتیں

(1) تفسیر مجمع البیان میں آیت مبارکہ۔

کے ذیل میں مذکور ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول خدا ﷺ عسفان میں تھے جبکہ مشرکین ضجنان میں تھے اور فریقین اپنے اپنے مقام پر قرار پائے ہوئے تھے، اس وقت رسول خدا ﷺ کے اصحاب نے نماز ظہر پورے رکوع و سجود کے ساتھ ادا فرمائی تو مشرکین نے کوشش کی کہ ان پر دھاوا بول دیں اور انہیں نماز سے روگردان کر دیں، تو ان میں سے بعض نے کہا کہ اس نماز (ظہر) کے بعد ان کی دوسری نماز بھی ہے جسے وہ اس نماز سے بھی زیادہ دوست رکھتے ہیں یعنی نماز عصر، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر آیت نازل فرمائی تو آپ نے ساتھیوں کے ہمراہ نماز عصر کو نماز خوف کی طرح ادا فرمایا ،یہی بات خالد بن ولید کے اسلام لانے کا سبب بنی۔ 13۔

ابن ابی شیبہ و ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دے کر ذکر کیا ہے اور نسائی نے ابن عباس کی روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے کہا: صلينا مع رسول الله والمدينه ونحن أمنون لا نخا ف شيئا ركعتين ہم نے رسول خدا ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے (نماز قصر) دو رکعتیں ادا کیں جبکہ ہم امن میں تھے اور ہمیں کسی چیز کا خوف لاحق نہ تھا۔ 14۔

ابن شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حارثہ بن وھب خزاعی کی روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے متعدد لوگوں کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر منیٰ میں ادا کی جس میں آپ ﷺ نے دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ 15۔

مذکورہ بالا روایات سے ہمارے سابق الذکر بیان کی تصدیق ہوتی ہے اور اس مطلب پر مشتمل کثیر روایات آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے منقول ہیں کہ ان میں سے بطور نمونہ چند روایات ہم نے ذکر کی ہیں۔ اور اہل سنت کے اسناد سے جو روایات منقول ہیں وہ مذکورہ روایات سے متصادم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ذکر کردہ روایات ایک دوسرے کی نفی بھی کرتی ہے ، بہر حال ان روایات پر کہ جن میں نماز کی کیفیت کا بالخصوص اور سفر میں نماز کا بالعموم تذکرہ ہوا ہے تحقیقی نظر ڈالنا اور ان کی بابت بحث کرنا فقہ کا موضوع ہے۔

(2)"المیزان" میں ہر موضوع کی بابت اس کے متعلقہ و مربوط پہلوؤں کو واضح کرنے والی آیات کا انتخاب نہایت خوبصورت علمی انداز میں کیا گیا ہے تا کہ کسی ایک موضوع کے ذکر سے متعدد موضوعات میں بکھری ہوئی آیتوں کے باہمی تعلق و ربط سے آگاہی حاصل ہو سکے۔16؎

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ -----"17؎

اس آیت میں عصمت کے متعلق بتایا گیا ہے۔

عصمت کا معنی و مفہوم؟

آیت مبارکہ کے ظاہری الفاظ و ترکیب سے معلوم ہوتا ہے کہ عصمت کی اصل و اساس اور سر چشمہ وجود ایک طرح کا علم ہے کہ جو علم کے حامل شخص کو معصیت و غلط کام کرنے سے روکتا ہے اس مطلب کو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے جو گمراہی کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔18؎

مذکورہ بالا مطلب سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جس قوت کو عصمت سے موسوم کیا جاتا ہے وہ ایک شعوری و علمی سبب ہے کہ جو کبھی کسی سے مغلوب نہیں ہو تا یعنی کوئی سبب اس پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ البتہ اس سلسلہ میں دیگر آیات مبارکہ میں کلام الٰہی کے ذریعے بعض امور و مطالب سے آگاہ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً

"قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ-----" 19؎

(کہہ دیجئے کہ کون ہے جو جبریل کا دشمن ہو، اس نے ہی تو آپ کے دل پر قرآن نازل کیا ہے)

"نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ-----"20؎

(روح الامین نے اسے (قرآن کو) آپ کے دل پر عربی زبان میں اتارا ہے تا کہ آپ انذار کرنے والوں میں سے ہوں)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن نازل کرنا علم ہی کے باب سے ہے اور دوسری جانب اس حقیقت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے کہ نازل کرنے کی مذکورہ صورت وحی اور کلام کرنے کے ذریعے تھی۔

(3)"المیزان" میں ہر سورہ کے آغاز میں اس سورہ میں مذکور موضوعات کے تذکرہ کی حامل واضح ترین آیات مختصر تشریح کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہیں تا کہ مطالعہ کرنے والے کے ذہن میں سورت کے تمام مضامین کی فہرست آجائے اور وہ اپنی ذہنی و فکری آمادگی کے ساتھ تمام آیات کی بابت تفسیر کے موارد میں مطلوبہ استفادہ کر سکے۔

(4)"المیزان" میں آیات کے الفاظ کی تشریح کی بابت لغت کے حوالہ سے ضروری حد تک بحث کی گئی ہے تاہم اہل لغت کے اقوال ذکر کر دینے پر اکتفاء کرنے کی بجائے کتب تفسیر سے بھی استناد پیش کیا گیا ہے تا کہ اہل لغت کے نزدیک مسلمہ معانی کی تصدیق کے ساتھ ساتھ ان کے مناسب و موزوں موارد سے آگاہی حاصل ہو سکے اور آیت کے مطلوبہ معنی و مقصود کی وضاحت

ہو سکے البتہ یہ امر ملحوظ رہے کہ آیت کے لغوی معنی کی تصدیق کے طور پر اگر کسی مقام پر عربی اشعار سے استناد کیا گیا ہے تو اس سے ہر گز یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ مؤلف نے اشعار کو دینی حقائق کے اثبات کے لیے بطور دلیل ذکر کیا ہے بلکہ ان کا ذکر صرف ادبی پہلو کو واضح کرنے کی غرض سے ہوا۔21؎

(5)"المیزان "میں علمی انداز تحقیق اختیار کرتے ہوئے مفسرین کے اقوال وآراء اور نظریات کی تصدیق یا تردید میں کسی مخصوص عقیدہ اور نظریہ پر انحصار کرنے کی بجائے نہایت وسعت نظری کا ثبوت دیا گیا ہے تا کہ ہر مکتب فکر کے پیروکار مطالعہ کرتے وقت تقلیدی زنجیروں میں جکڑے ہوئے افکار کی بجائے تحقیقی زاویہ ہائے نگاہ سے آگاہ ہو سکیں۔

(6)"المیزان "میں آیات کے طبقہ بندی کے عمل میں نہایت منفرد انداز اختیار کیا گیا ہے اور آیات محکمات و متشابہات اور تفسیر و تاویل کے معانی کی وضاحت میں علمی نکات ذکر کئے گئے ہیں جن سے کتاب کی ٹھوس علمی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔22؎

(7)"المیزان "میں ان تمام موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے جو عصر حاضر کے دانشوروں اور ارباب تحقیق کے درمیان رائج ہیں، ان موضوعات کی بابت تمام پہلوؤں کو تفصیلی طور پر ذکر کیا گیا ہے تا کہ جدید ترقی یافتہ دور میں مورد توجہ قرار پانے والے موضوعات قرآنی حوالہ سے تشنہ بحث نہ رہ جائے مثلاً آزادی، معاشرتی روابط، عورت کی معاشرتی ذمہ داریاں اور حقوق، انسانی معاشرہ میں حکمرانی سے متعلق امور، بشری تخلیق کی بابت فلسفیانہ نظریات، اشتراکی نظام حکومت، اسلامی نظام حاکمیت اور معاشرتی رسم ورواج کی تقلیدی جہتوں وغیرہ کو نہایت علمی انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے تا کہ ان کی بابت قرآنی مؤقف کے بارے میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

فلسفیانہ مباحث

آیات مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں:

علامہ الطباطبائی مختلف آیات کے تحت فلسفی مباحث ذکر کرتے تھے۔

" وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ---"23؎

(جب ابراہیم نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے)۔

مذکورہ بالا معجزات اور خارق للعادت امور میں سے اکثر بنی اسرائیل میں رونما ہوئے اور ان سب کو قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے ،ہم نے سابقہ بیانات میں اس بات کو واضح طور پر ذکر کیا ہے کہ عقلی طور پر معجزہ کا وقوع پذیر ہونا ممکن ہے اور خارق للعادت امور کا وجود میں آنا ناممکن نہیں، اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ معجزہ اپنے معجزہ اور خارق للعادت امر ہونے کے حوالہ سے علت و معلول کے کلی اصول کے منافی بھی نہیں اور نہ ہی اس سے متصادم ہے۔

یہ ایک واضح امر ہے کہ دنیا میں خارق العادت افعال وقوع پذیر ہوتے ہیں اور لوگ ان کا مشاہدہ کرتے ہیں یا پھر ان کے بارے میں مطلع ہوتے ہیں اور ہم میں سے بہت ہی کم ایسے افراد ہوں گے جنہوں نے نہ تو کسی خارق العادت امر کا مشاہدہ کیا ہو یا اس سے مطلع نہ ہوئے ہوں بلکہ حقیقتاً امر یہ ہے کہ ہر شخص اس کے بارے میں آگاہی رکھتا تاہم ان افعال خارق العادت امور ک سلسلے میں تکمیل تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ:24؎

(1)ان میں سے اکثر افعال کے اسباب طبیعی وعادی ہیں یعنی خارق العادت ہونے کے باوجود ان کے اسباب "طبیعت" اور "عادت" کے دائرے سے خارج نہیں، چنانچہ ان افعال میں کئی ایسے ہیں جو "عادت" اور بار بار انجام دینے (مشق) کی وجہ سے انجام پذیر معمولی بھاری چیزیں اٹھالینا فضا میں لٹکی ہوئی رسی پر چلنا وغیرہ‘تو یہ سب کام ایسے .....زہریلی چیزوں...........ہوتے ہیں مثلاًزہر ہیں جن کا انجام دینا عام طور پر آسان نہیں لیکن کچھ لوگ اپنی مضبوط مشق اور بار بار انجام دے کر تجربہ حاصل کرنے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ انہیں انجام دیتے ہیں

" اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ-----"25؎

آیا نفس مجرد ہے مادہ سے؟ نفس مادی نہیں ہے ؟----(نفس سے ہماری مرادوہ ہے جو ہم میں سے ہر شخص بات کرتے وقت زبان پر لاتا ہے اور اس کے مادہ سے مجرد ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک مادی چیز کی طرح نہیں کہ جو قابل تقسیم ہوتی ہے اور زمان ومکان رکھتی ہے)۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ اگر نفس بدن ہو یا بدن کے اجزاء واعضاء میں سے ایک ہو بدن کی خصوصیات وصفات میں سے ہو تو اسے بھی مادی اور مادہ کی تمام خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے اور مادہ کی خصوصیات ولازمی اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تدریجی تغیر وتبدل سے دوچار رہتا ہے (ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہتا ہے) اور قابل تجزیہ وتقسیم ہوتا ہے جبکہ نفس ایسا نہیں اور اس میں بدریجی تغیر وتبدل اور تجزیہ وتقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں۔

خلاصہ بحث

تفسیر المیزان علامہ طباطبائی کے مختلف علوم پر تسلط کی وجہ سے جامع تفسیر ہے۔ مختلف جگہوں پر مختلف مناسبتوں سے تاریخی، کلامی، فلسفی، سائنسی اور اجتماعی حوالے سے بحث کی ہے اور عصر حاضر کے جدید مسائل کو جابجاذکر کیا ہے۔ اوراس میں دین کی مختلف ابحاث کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ علامہ کی قرآن پر حیرت انگیز گرفت اور دقت نظر کی وجہ سے تفسیر المیزان میں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک سیاق سے متعلق آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کرنے کے لیئے دلائل عقلی اور قرآنی دلائل کو بطور استشھاد پیش کرتے ہیں۔

بنیادی طور پر تفسیر المیزان قرآن کے ساتھ قرآن کی تفسیر کے اصول پر لکھی گئی ہے۔ علامہ طباطبائی یقین رکھتے ہیں کہ جب خود قرآن تبیاناً لکل شی کے ساتھ اپنی تعریف کرتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنا معنی بیان کرنے میں کسی دوسرے کا محتاج ہو الغرض تفسیر المیزان مضبوط، روشن اور دقت مضامین کی وجہ سے اہل سنت اور شیعہ میں مقبول ہے۔

حوالہ جات:

1۔ الغدیری، حسن رضا، ترجمہ المیزان فی تفسیر القرآن، 1\46، الغدیر فاؤنڈیشن، پاکستان، 2016

2۔ البقرہ: 151

3۔ ایضاً: 1\51

4۔ الطباطبائی، محمد حسین، بر گرفتہ از زندگینامہ، شمارہ 136، ص 5، مطبع گلستان قرآن، 138

5۔ ایضاً: 1\39

6۔ النحل: 89

7۔ البقرہ: 185

8۔ عراقی، حسین فعال، تاریخ الانبیاء در المیزان 2\487 تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم، 1377

9۔ عزیزی، عباس، نماز و عبادت در تفسیر المیزان، 3821 تہران، 1375

10 ایضاً: 1\50

11۔ النساء:، 102

12۔ ترجمہ المیزان فی تفسیر المیزان، 1\154

13۔ ایضاً: 5\155

14۔ الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن موسیٰ، سنن الترمذی، رقم الحدیث 548، بیروت لبنان، 2015

15۔ السیوطی، جلال الدین (متوفی 911)، الدر المنثور، 2\209 بیروت لبنان، 2010

16۔ ایضاً: 1\48

17۔ النساء: 113

18۔ ترجمہ المیزان فی تفسیر القرآن، 5\183

19۔ البقرہ: 97

20۔ الشعراء: 193

21۔ ایضاً: 1\49

22۔ ایضاً: 1\50

23۔ البقرہ: 260

24۔ترجمہ المیزان فی تفسیر القرآن2\849

25۔الزمر:42

26۔ایضاً:1\838